بسم اللہ الرحمن الرحیم

منگل والے دن شادی کرنے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

منگل والے دن شادی کرنے کا کیا حکم ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ منگل کو شادی نہیں کرنی چاہیئے۔؟

جواب

منگل والے دن شادی کرنا شرعاً بالکل جائز ہے، شریعت مطہرہ میں کسی بھی دن شادی کرنے سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اور اس دن کے متعلق بد شگونی لینے کی بھی اجازت نہیں ہے، البتہ! جمعہ کے دن نکاح ہونا مستحب ہے۔

امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "نکاح ہر دن جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 241، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتح القدیر میں ہے "ویستحب مباشرۃ عقد النکاح فی المسجد لأنہ عبادۃ، وکونہ فی یوم الجمعۃ" ترجمہ: عقدِ نکاح کا مسجد میں ہونا مستحب ہے کیونکہ یہ عبادت ہے اور جمعہ کے دن ہونا مستحب ہے۔ (فتح القدیر، جلد 3، صفحہ 181، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "نکاح میں یہ امور مستحب ہیں: 1 علانیہ ہونا۔ 2 نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا، کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا۔ 3 مسجد میں ہونا۔ 4 جمعہ کے دن۔۔ الخ" (بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 5، 6، مکتبۃ المدینہ)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓىٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو۔ (القرآن، سورۃ النمل، پارہ 19، آیت: 47)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں۔۔۔ اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو (اللہ) معاف فرمادیتا ہے۔ اور جب ایسا ہے تو کسی چیز سے بدشگونی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی نحوست جاننا درست نہیں اور کسی مسلمان کو تو یہ بات زیب ہی نہیں دیتی کہ وہ کسی چیز سے بدشگونی لے کیونکہ یہ تو مشرکوں کا سا کام ہے جیساکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ بدشگونی شرک (یعنی مشرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، اللہ تعالیٰ اسے توکّل کے ذریعے دور کردیتا ہے۔" (صراط الجنان، جلد 7، صفحہ 211، 212، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بدفالی لینے والوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”لیس منا من تطیر“ یعنی: جس نے بدشگونی لی وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔ (المعجم الکبیر، جلد18، صفحہ162، حدیث: 355، مطبوعہ: القاھرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4763

تاریخ اجراء: 03رمضان المبارک1447ھ/21فروری2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net